امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ سے مروی مشہور حدیث جبریل (بینما نحن جلوس اذ طلع علینا رجل......) درج فرمائی ہے۔(منهاج السلوك ص٩تا١١)

باب سوم (مکارم الاخلاق اور حسن خلق) کے تحت عنوان آگے اس طرح باندھتا ہے "حاکم و بادشاہ کے لیے سیرت خلفائے راشدین کی پیروی لازم ہونے کے بیان میں جو سلاطین کے پیشوا اور حکام وعوام کے مقتدا ہیں" (صحیفة السلوك:٩٧) اس طرح مختلف صحابہ کے ایمان افروز واقعات لائے ہیں، جن کے لیے صدر الدین رفاعی نے اس طرح عنوانات باندھے ہیں: "حضرت عمر کا خوف قیامت، حضرت صدیق وفاروق کا کمال، تربیت صحابہ" وغیرہ

ذخیرة الملوک میں دیگر صحابہ کرام مثلاً ابو عبیدة بن الجراح ،عروة بن الزبیر ،عبدالله بن عباس، عبدالله بن عمر ،عبدالله بن مسعود ،انس بن مالک ،ابو سعید خدری ،عبدالله بن مغفل، ابو هریرة، عبدالله بن سمرة اور ابو موسی اشعری وغیرہ کی روایات بھی موجود ہیں۔اس سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوگئی کہ جناب امیر کبیر کی نظر میں صحابہ کرام دین اسلام کے امانت دار تھے۔ذخیرة الملوک کے مترجم کے بقول آپ نے "**رسالہ خواطریہ**" میں ان لوگوں کی مذمت کی ہے جو صحابہ کرام کے متعلق زبانِ طعن دراز کرتے ہیں۔آپ کی نظر میں صحابہ کرام بہترین مخلوق تھے اور خلفائے راشدین کا دور بعد کے حکمرانوں کے لیے مشعل راہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ ذخیرة الملوک میں لکھا ہے کہ صحابہ نے اتفاق کیا کہ ابو بکر کا خانگی خرچہ بیت المال سے دیا جائے تا کہ فراغ خاطر سے وہ امور سلطنت کی انجام دہی میں مشغول رہیں ۔سب نے مل کر ڈھائی درہم روزانہ مقرر کئے۔ جب کوچ کا وقت آپہنچا تو اپنے بیٹے عبدالرحمٰن نے کھیتی فروخت کردی اور بیت المال کا قرض ادا کردیا۔فاروق اعظم کے متعلق صحابہ میں طے پایا کہ ان کے گھریلو اخراجات بھی بیت المال سے دیے جائیں۔آپ نے اس کو مسترد کردیا اور فرمایا میں کسب معاش کی طاقت رکھتا ہوں۔ حضرت عمر کا معمول تھا کہ اشراق پڑھ کر کچہری میں بیٹھ جاتے اور دیر گئے تک مقدمات کا فیصلہ فرماتے۔ جب کچہری برخاست ہوتی تو بقیع کی طرف چلے جاتے اور اینٹیں تھاپتے۔ جب ظہر کا وقت ہوتا تو غسل کرکے مسجد نبوی میں نماز ظہر پڑھاتے۔اس کے بعد نماز عصر تک پھر اینٹیں تھاپتے۔یہی ان کا ذریعہ معاش تھا۔ (منهاج السلوك١١٩تا١٢٠)

اللہ اللہ! کتنے عظیم تھے یہ لوگ جنہوں نے سلطنت کو رعایا کی خدمت و چاکری کا ذریعہ سمجھا۔یہ نفوس قدسیہ بہترین خلق نہیں تو اور کون ہوسکتا ہے؟ یہ لوگ اگرچہ پھٹے ہوئے کپڑوں میں ملبوس تھے، لیکن جلال کا یہ حال تھا کہ قیصر وکسری پر ان کے نام سے لرزہ طاری تھا۔

☆☆☆☆☆

گردوپیش

مفکر بلغاری

بلوچستان کا زلزلہ

نطق ششدر ہے، قلم ساکت ہے، محو حیرت ہے کہ کیوں کر لکھوں؟ صوبہ بلوچستان میں زلزلے کے نتیجے میں کئی سو افراد لقمہ اجل بن گئے اور زخمی ہونے والوں کی بھی ایک بڑی تعداد بتائی جاتی ہے۔ وسیع پیمانے پر مالی نقصانات کی بھی اطلاع ہے۔ آزاد کشمیر اور پنجاب حکومتوں نے وسیع پیمانے پر امداد فراہم کی ہے۔ یکم نومبر کو حکومت پنجاب کی جانب سے خوراک و پوشاک کے 40 ٹرک حکومت بلوچستان کے حوالے کئے گئے۔ مشیر داخلہ رحمان ملک نے بتایا ہے کہ حکومت منہدم ہونے والے مکانات کا معاوضہ ادا کرے گی، اور ہلاک ہونے والوں کے ورثاء کے لئے تین تین لاکھ روپے کی امداد فراہم کی جائے گی۔

یہ زلزلے ہماری شامت اعمال، مغرب پرستی اور اسلامی اقدار کی پامالی کے ثمرات ہیں۔ آج کل ذاتی مفاد کے لئے قتل و غارت، ایذا رسانی، ظلم و جفا، جھوٹ، حسد اور اخلاقی گراوٹ ہر کسی کا شعار بن چکا ہے۔ بس چند اصحاب تقوی ہی ان سے محفوظ ہیں۔ نتیجہ یہی ہے کہ کبھی نت نئے فتنوں، دھماکوں، بدامنی اور لوٹ کھسوٹ کی صورت میں اور کبھی زلزلے کی صورت میں آسمان سے برق تپاں نازل ہوتی ہے اور انسانوں کو اپنی گرفت میں لے لیتی ہے اور کتنی ہی پررونق و آباد بستیاں چشم زدن میں ویرانے میں تبدیل ہو جاتی ہیں بقول شاعر:

شامت اعمالِ ما صورت نادر گرفت

زرداری صاحب کا برملا اعتراف

صدر آصف علی زرداری کے اقدامات سے محسوس ہوتا ہے کہ جنوبی وزیرستان میں امریکی حملے ان کی اجازت سے ہو رہے ہیں۔ امریکی جاسوس طیارے آپریشن کے نام پر قائلین ''لا الہ الا اللہ'' کے گھروں کو نشانہ بناتے ہیں اور حیرت ہے کہ اس پر ٹھوس ردعمل ظاہر کرنے کی بجائے ہماری حکومت نے کھوکھلے بیانات پر اکتفا کیا۔ جبکہ خود پاکستانی فوج بھی اپنے ہی لوگوں سے برسر پیکار ہے۔ حکومت کی جانب سے خبر آئی ہے کہ پچھلے کئی ماہ کے دوران 1500 سے زائد ''**شدت پسند**'' مارے جا چکے ہیں۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ شدت پسند ہیں کہاں؟ یہود و نصاریٰ جگہ جگہ بدامنی پھیلاتے ہیں، بموں

کے دھماکوں سے بے گناہ انسانوں کے جسموں کو چھلنی کرتے ہیں اور اس کی ذمہ داری یکا یک اسلام پسندوں پر ڈال دی جاتی ہے اور ہمارے ہی علاقوں میں اس کو بنیاد بنا کر آپریشن شروع کرتے ہیں۔ جناب صدر امریکہ نوازی میں حد سے آگے نہ بڑھیں ورنہ آپ کی حکومت قہر الٰہی کی آگ میں بھسم ہو جائے گی۔ پاکستان کی سالمیت کا تقاضا ہے کہ اس کی خود مختاری کو چیلنج کرنے والا کوئی بھی امریکی فیصلہ قبول نہ کیا جائے۔ جناب صدر پاکستان میں زرداری فیملی کا آصف جاہ اول بننا چاہتے ہیں تو شوق سے بنیں مگر امریکہ بہادر کے سہارے نہیں، پاکستانی عوام کی خوشنودی کے ذریعے بن سکتے ہیں۔

کرزئی اور پاکستان

جناب حامد کرزئی مدتوں پاکستان میں رہ چکے ہیں اور ان کو صدارت کی اونچی کرسی تک پہنچانے میں بھی اس وقت کی پاکستانی حکومت نے اہم کردار ادا کیا تھا، لیکن ان کے بعض اقدامات سے پاکستانی عوام کے جذبات کو زبردست ٹھیس پہنچی ہے، بالخصوص جب افغانستان میں بھارتی سفارت خانے پر خودکش حملہ ہوا تو جناب کرزئی نے فوراً ایک بیان دے ڈالا اور پاکستانی فوج اور آئی۔ ایس آئی کو مورد الزام ٹھہرایا۔ اسی خودکش حملے کو ایشو بنا کر بھارت نے افغانستان سے ایک فوجی معاہدہ کیا، جس میں طے پایا کہ بھارت 2009 تک اپنی ڈیڑھ لاکھ افواج افغانستان بھیجے گا۔ جناب کرزئی کے اسی سیاہ کرتوت کے باعث پاکستانی عوام نے صدر زرداری کی تقریب حلف برداری میں ان کی شرکت کو پسند نہیں کیا۔ اخباری اطلاع کے مطابق جس دن جناب کرزئی پاکستان تشریف لائے، اسی صبح وزیرستان میں میزائل کے ایک حملے میں بیس سے زائد عورتیں اور بچے جان بحق ہوئے۔ نیز جب وہ زرداری کے ساتھ پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے اس وقت افغانستان سے اڑ کر آنے والے امریکی فوجی طیارے پاکستانی علاقے میں خونخوار نظروں سے نئے شکار کی تلاش میں گشت کر رہے تھے۔

امریکہ کی جانب سے اسرائیل کو انوکھا تحفہ

روزنامہ ایکسپریس کی اطلاع کے مطابق ممکنہ ایرانی حملے سے نمٹنے کے لئے امریکہ نے اسرائیل کو پیشگی اطلاع دینے والا جدید راڈار سسٹم فراہم کر دیا ہے۔ اسرائیلی حکام نے اس بات کی تصدیق کر لی ہے کہ یہ راڈار سسٹم گزشتہ ہفتے اسرائیل پہنچ چکا ہے اور اس کے ساتھ ایک سو بیس افراد پر مشتمل امریکی عملہ بھی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے امریکہ کو دہشت گرد اسرائیل سے کس قدر ہمدردی ہے۔

بھارت اور امریکہ کے مابین سول ایٹمی معاہدہ

امریکہ اور بھارت کے مابین سول ایٹمی معاہدے پر دستخط ہو گئے ہیں۔اس معاہدے کی رو سے امریکہ بھارت سے ایٹمی ایندھن حاصل کرے گا۔نہ صرف بھارت بلکہ آس پاس کے ممالک سے بھی ایندھن حاصل کرنے میں اسے سہولت ہوگی۔اس پر بھارتی جنتا پارٹی اور کمیونسٹ پارٹی نے شدید نکتہ چینی کی ہے۔بھارت کے واہ گرو، واہ گرو پکارنے والے سکھ وزیر اعظم جناب منموہن سنگھ امریکہ کے لیے من پسند نکلے، جنہوں نے اس کے ساتھ اتنا بڑا معاہدہ کرلیا اور اپنے ملک کی شدت پسند پارٹیوں کی ناراضگی مول لی۔منموہن سنگھ کو پاکستان کے حق میں بھی مثبت سوچ کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔کیونکہ سکھ مذہب کے بیشتر مذہبی مقامات پاکستان میں ہیں۔

بھٹی صاحب کے اعزاز میں اہم تقریب

اخباری اطلاع کے مطابق مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کی جانب سے برصغیر کے مایہ ناز مؤرخ، ممتاز عالم دین اور صاحب طرز مصنف اور ادیب مولانا محمد اسحاق بھٹی صاحب کی شاندار تصنیفی اور جماعتی خدمات کے اعتراف میں ایک تقریب منعقد کی گئی، جس میں مولانا عبدالقادر ندوی، حافظ احمد شاکر بن علامہ عطاء اللہ حنیف بھوجیانی، ڈاکٹر حماد لکھوی، مولانا عبدالرشید حجازی، رانا محمد شفیق خان پسروری، پروفیسر عبدالستار حامد، مولانا محمد نعیم بٹ، حافظ محمد یونس آزاد، ڈاکٹر عبدالغفور راشد، پروفیسر تنویر قاسم اور مولانا اسلم شاہدروی نے شرکت فرمائی اور اپنی اپنی تقریروں میں مولانا موصوف کی ہمہ جہت صحافتی، تصنیفی اور جماعتی خدمات پر انہیں زبردست خراج تحسین پیش کی۔مولانا موصوف نے اپنے اعزاز میں تقریب منعقد کرنے پر مرکزی جمعیت اہلحدیث کے اراکین کا شکریہ ادا کیا اور آخر میں مولانا کو ان کی بے مثال خدمات کے اعتراف میں شیلڈ پیش کی گئی۔

محترم مولانا محمد اسحاق بھٹی کی ذات گرامی برصغیر کی جماعت اہلحدیث کا عظیم سرمایہ ہے۔موصوف نے **نقوش عظمت رفتہ، بزم ارجمنداں، کاروان سلف، برصغیر میں اہل حدیث کے خدام قرآن اور ارمغان حنیف** جیسی بے نظیر کتابیں لکھ کر جماعت کی بے پناہ خدمات انجام دی ہیں۔ان کی زبردست قوت حافظہ، علمی قابلیت، ظرافت، بلاغت اور حسن تصنیف انتہائی قابل تعریف ہے۔مولانا موصوف نے **''ادارہ ثقافت اسلامیہ''** کے پلیٹ فارم سے درجنوں کتابیں تصنیف کی ہیں۔مولانا کی عبقری شخصیت واقعی اس قابل تھی کہ ان کے اعزاز میں تقریب منعقد کی جائے اور ان کی